السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک عورت عاقلہ بالغہ نےاپنے طیب خاطر سے خواہ‌اپنے بھائیوں کی خوشامدانہ درخواست سے بدون کسی جبرواکراہ اورخدع وفریب کے اپنا وہ حصہ جواس کواس کے باپ کی میراث سے ملنا تھااپنے بھائیوں کومعاف کردیااورکہاکہ مجھ کواس حصہ سے کوئی دعوی نہیں ہے میں وہ حصہ نہ لوں گی میرے برادراوربرادرگان اس کوباہم تقسیم کرلیں تویہ معاملہ شرعاًدرست ہے یانہیں اوربعدفوت اس عورت کے ورثہ اس کی اس جائیداد کا دعوی دائر کرسکتے ہے یانہیں اوران کواس جائیداد کالینا درست ہے یا نہیں؟ ابسطواالجواب فلکم الثواب والحکم اللہ۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ معاملہ شرعاًدرست ہے اب اس عورت کے ورثہ اس جائیداد کوشرعاًواپس نہیں لے سکتے عورت عاقلہ بالغہ‌اپنے مال میں ہر طرح کا تصرف کرسکتی ہے۔

[وقال البخاري : وَقَالَت أَسَماءُ لِلقَاسمِ بنِ مُحَمٍّدٍوَابنِ أَبِي عَتِيقٍ وَرِثتُ عَنِ أُختي عَائِشَةَ مَالاً بِالغَابَةِوَقَدأَعطَانِي بِهِ مُعَاوِيَةُمِائَةَأَلفٍ فَهُولَكُما))اه وغیر ذلک من الاحادیث مایدل علی ہذا"[1]))

(امام بخاری رحمة اللہ علیہ نے فرمایا ہے اسمار رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے قاسم بن محمداورابن ابی عتیق کوکہا کہ غابہ نامی جگہ سے مجھے میری ہمشیرہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے وراثت ملی ہے جس کے عوض معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے ایک لاکھ (درہم) دیے ہیں میں وہ تم دونوں کودیتی ہوں اس کے علاوہ بھی کئی ایک احادیث ہیں جواس مضمون پر دلالت کرتی ہیں)

صورت مذکورہ سوال میں اس عورت نے اپنا حق معاف کردیا ہے اورمعاف کردینا حقوق کاعین ہویا دین احادیث صحیحہ معتبرہ سےثابت ہے۔

[وقال البخاري : قال عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انی اشہدکم یامعشرالمسلمین علی حکیم انی اعرض علیہ حقہ من ہذاالفئی فیابیٰ ان یاخذہ"[2]"

(امام بخاری رحمة اللہ علیہ نے کہا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا : اے مسلمانوں کی جماعت !میں تم کوحکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر گواہ بناتا ہوں کہ میں ان پراس مال فے میں سے ان کا حق پش کرتا ہوں تووہ اسےلینے سے انکار کرتے ہیں)

اس میں تصریح ہے کہ حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا حق مال میں‌چھوڑدیااورنہ لیاجودوسرے صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کوپہنچایاگیا۔

روي ابوداود عن ام سلمة قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ((انما انا بشر وانکم تختصمون الی ولعل بعضکم ان یکون الحن بحجتہ من بعض فاقضی لہ علی نحو مما اسمع منہ فمن قضیت لہ من حق اخیہ شئیا فلایاخذ منہ شیا فانما اقطع لہ قطعة من النار"[3]

(امام ابوداود رحمة اللہ علیہ نے روایت کیا ہے ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ایک بشر ہوں تم اپنے‌جھگڑے میرے پاس لاتے ہواور ہوسکتا ہے کہ تم میں سے کوئی دوسرے کے مقابلے میں اپنی حجت پش کرنے میں زیادہ چرب زبان ہواور پھر میں اس سے سننے کے مطابق فیصلہ کردوں توجس کسی کےلیے میں اس کے بھائی کے حق کا فیصلہ کردو تووہ اس سے کچھ نہ لے میں تواس کےلیے آگ کا ٹکڑا کاٹ رہاہوں)

وفی اخري لہ عنہا قالت : اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلان یختصمان فی مواریث لہما لم تکن لہما بینة الا دعواہما فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر مثلہ فبکیٰ الرجلان وقال کل واحد منہما : حقی لک ٗفقال لہما النبی صلی اللہ علیہ وسلم اما اذا فعلتما ما فعلتما فاقسما وتوخیا الحق ثم استہما ثم تحالا وفی اخري لہ عنہا قال : یختصمان فی مواریث واشیاء قد درست"[4]

(امام ابوداؤدرحمة اللہ علیہ کی ایک دوسری روایت میں ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ہی بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دوآدمی آئے جن کا میراث کے معاملے میں‌جھگڑا تھا اوران کے پاس سوائےاپنے اپنے دعوے کے اورکوئی گواہ نہ تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : پھر مذکورہ بالا حدیث کے مثل بیان کیاچنانچہ وہ دونوں رونےلگے اورہر ایک دوسرے سے کہنے لگا میرا حق تیرےلیے ہے پھر نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سے فرمایا جب تو ایسا کرتے ہو تو آپس میں تقسیم کرلواورحق کاقصد کرو۔ پھر (حصے کی تعیین کےلیے) آپس میں قرعہ ڈال لوپھر ممکن زیادتی ایک دوسرے سے معاف کرالوابوداؤدہی کی ایک دوسری روایت (ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے جس میں یہ بیان کیاگیا ہے کہ ان دوآدمیوں کاوراثت میں‌جھگڑا تھا اوربھی چند دوسری چیزیں تھیں جن کے نشانات مٹ گئےتھے

ان روایات سے صاف طورپرظاہر ہوتا ہے کہ معاف کردینااپنے حقوق کاخاص عین اورمواریث میں بہرکیف جائزہے جیساکہ حضرت نے مخاصمین فی المیراث کوفرمایاکہ "ثم تحالا" یعنی ایک دوسرے کومعاف کردو۔

---

[1]2462(صحیح البخاري رقم الحدیث ۔)

[2]صحیح البخاري رقم الحدیث(2599) ۔

[3]سنن ابن داوٗد رقم الحدیث(3584) ۔

[4]سنن ابن داوٗد رقم الحدیث(3584) ۔

ھذا ما عندي واللہ اَعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الفرائض، صفحہ:735

محدث فتویٰ